بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی نمبر دو آنے

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۳ وفا ۱۳۳۶ ھش ۲۳ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۷۲

## انفلوائنزا کی روک تھام کیلئے مکمل منصوبہ بنانے کی تجویز

### نئے وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید کی یقین دہانی

لاہور ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خان نے کل صوبائی ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ دو تین دن کے اندر انفلوائنزا کی وبا کی روک تھام کے لئے ایک جامع سکیم پیش کریں۔ تاکہ آئندہ اس وبا کے سدباب کے لئے فوری مؤثر اقدامات کئے جا سکیں۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا ہے۔ کہ صوبائی حکومت اس سلسلے میں تمام اخراجات برداشت کرے گی۔

وزیر اعلیٰ نے محکمہ صحت کے حکام سے ملاقات کے دوران انہیں مزید ہدایت کی کہ انفلوائنزا کی علامات وعلاج کے بارے میں اخبارات و ریڈیو کے ذریعہ مسلسل پروپیگنڈا کیا جائے۔ تاکہ لوگ محض لاعلمی کی بناء پر اس وبا کا شکار نہ ہوں۔

محکمہ صحت کے متعلقہ حکام نے اس ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ اگرچہ لاہور اور صوبہ کے بعض دوسرے علاقوں میں انفلوائنزا کے اثرات کافی وسیع ہیں۔ تاہم یہ صورت حال اس لئے تشویشناک نہیں ہے۔ کہ انفلوائنزا کا مریض دو تین دن میں خود بخود صحت مند ہو جاتا ہے۔ اور محکمہ صحت کو ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

**یقین دہانی**

ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید نے صوبائی محکمہ صحت کے افسروں کو یقین دلایا کہ میں انفلوائنزا کی روک تھام کے لئے دوائیں خریدنے کی خاطر کافی م

۲ زرمبادلہ حاصل کر لوں گا۔ آپ نے صوبے کے تمام گنجان آباد اضلاع میں ہنگامی طبی مراکز قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

## قبائلیوں نے سلطان مسقط کے خلاف بغاوت کر دی

### سلطان برطانیہ سے فوجی امداد طلب کرینگے؟

بحرین ۲۲ جولائی۔ اومان کے قبائلیوں نے اپنے امام کی قیادت میں سلطان مسقط کے خلاف بغاوت کی جو مہم شروع کر دی ہے۔ وہ خاصے نازک مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ تاہم برطانیہ کے سرکاری ترجمان نے ان اطلاعات کی تردید کی۔ کہ سلطان نے اس بغاوت کو کچلنے کے لئے برطانیہ سے فوجی مدد طلب کی ہے

اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ان قبائلیوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کے بعد باقاعدہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور کئی دیہات پر تسلط جما لیا ہے۔ ان کے قائد اومان کے امام ہیں۔ اور انہوں نے امام کے سابق مسکن اور اومان کے پرانے دار الحکومت کے علاقے میں کئی دیہات کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ امام شیخ غالب بن علی اس سلطنت کے لئے آزادی کے دعوے دار ہیں۔ اس سے پہلے بھی سلطان سے ان کا تصادم ہو چکا ہے۔ سلطان کی فوجوں کی کمان انگریز افسروں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ برطانوی افسر مسقط میں آج سلطان سے ملیں گے اور قبائلیوں کے خلاف مہم کے لئے منصوبہ مرتب کریں گے۔

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اور ایک گھنٹہ تک خدام میں تشریف فرما رہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ نواب زادہ مسعود احمد خاں صاحب تحریر فرماتی ہیں کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کھانسی کی تکلیف میں کافی افاقہ ہے لمبے وقفے کے بعد اچھو ہوتا ہے۔ اور اچھو کا زور بھی کم ہو رہا ہے۔ ضعف میں بھی دو دن سے کچھ کمی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— کراچی ۲۱ جولائی۔ حاجیوں کا پہلا جہاز سفینہ عرب ۲۴ جولائی اور روانہ ہو کر ۲۹ جولائی کو کراچی پہنچے گا۔

## تونس میں شاہی نظام ختم

تونس ۲۱ جولائی۔ برسر اقتدار نو دستور پارٹی کے ہفت روزہ ترجمان العمل نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ تونس میں آئندہ چند روز تک شاہی نظام حکومت ختم کر دیا جائے گا۔

اخبار نے لکھا ہے کہ پیر کو نو دستور پارٹی کے پولیٹیکل بیورو کے اجلاس میں شاہی نظام ختم کرنے کے متعلق قطعی فیصلہ ہوگا۔ اور اگلے ہفتے تونس کی دستور ساز اسمبلی اس فیصلے پر مہر توثیق ثبت کر دے گی۔

— دمشق ۲۲ جولائی۔ شام کے وزیر اعظم نے کہا کہ شام مغربی ملکوں کی کشمکش سے الگ رہ کر غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل پیرا ہے

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی چوہدری حاکم دین صاحب کا انتقال

— اناللہ وانا الیہ راجعون —

چوہدری حاکم دین صاحب ساکن شادیوال ضلع گجرات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی تھے ۱۸-۱۹ جولائی کی درمیانی رات بعمر اسی ۸۰ سال گوجرانوالہ میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ ۱۹ کو پونے چھ بجے شام مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا فرمائی۔ مرحوم نے دو لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(محمد رمضان کارکن بہشتی)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ جولائی ۵۷ء

# اعتدال کا دین ـــــ اسلام

قرآن کریم میں اسلام کو اعتدال کا دین بیان کیا گیا ہے یہ ایک وسیع المعنیٰ لفظ ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی شناخت اور اس کے ساتھ انسان کے تعلق قائم ہونے کا تعلق ہے ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی دنیا میں دو متضاد گروہ شروع ہی سے چلے آتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے یہودیت اور عیسائیت کی مثال لیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت یہودیت صرف ظاہری شریعت پرست رہ گئی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے ذرا ذرا سے قانون کی ظاہری پابندی تو نہایت سختی سے کی جاتی تھی لیکن اس کے مغز کو بالکل نظر انداز کیا جاتا تھا۔ یہود کے علماء شریعت کی آڑ لے کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو چکے تھے۔ شریعت کے قانون میں ہنڈی کی چندی تو نکالی جاتی تھی۔ مگر روح مردہ ہو چکی تھی۔ اس کی وجہ سے قوم کا کردار تباہ ہو چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودی فقیہوں سے فرمایا کہ تم مچھر کو تو چھانتے ہو مگر اونٹ کو نگل جاتے ہو۔

الغرض خدا تعالیٰ کا قانون جو انسانی کردار بلند کرنے کے لئے نازل ہوا تھا کردار کی گراوٹ کا باعث بنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے پولوس کو کہنا پڑا کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ شریعت فی الواقعہ لعنت ہے۔ شریعت بذات خود تو لعنت نہیں تھی۔ لیکن اس کا استعمال اس طرح ہونے لگا تھا کہ وہ بجائے فائدہ کے نقصان دہ بن گئی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ وہ بنی اسرائیل کو اس غلطی سے نکالتے۔ لیکن چونکہ ظاہر پرست علماء یہود ظاہر پرستی میں حد اعتدال سے بہت بڑھ چکے تھے۔ انہوں نے ان کی سخت مخالفت کی۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسوی شریعت کو ختم کر کے اپنی کوئی نئی شریعت رائج کرنا چاہتے تھے۔ آپ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ آپ صرف یہ چاہتے تھے کہ شریعت کی صرف ظاہرا طور پر ہی پابندی نہ کی جائے بلکہ اس کی روح کو سمجھا جائے۔ یہودی اتنے ظاہر پرست ہو چکے تھے کہ آپ کو اس بات کو سمجھانے کے لئے شریعت کی روح پر بہت زور دینا پڑا اس حد تک کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ سرے سے شریعت کے ہی خلاف تھے اگرچہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں شریعت کو ختم کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں۔ لیکن یہودی علماء آپ پر یہی الزام لگاتے چلے گئے کہ آپ شریعت موسوی کو مٹانا چاہتے ہیں۔

آپ کے روح پر زور دینے کی وجہ سے آپ کے ماننے والے بھی بعد میں بتدریج مقابل کی غلطی میں پڑ گئے۔ اور آپ کے مشن میں اتنا غلو کیا کہ رہبانیت کی حد تک چلے گئے اور شریعت کے ظاہرا اعمال سے بالکل انکار کر دیا۔ اور اس کے عوض میں کفارہ کا مسئلہ ایجاد کرنا پڑا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا اکلوتا بنایا جو صلیب پر انسانوں کے گناہوں کے لئے نعوذ باللہ لعنتی موت مرا۔ الغرض موجودہ یہودیت اور موجودہ عیسائیت اس امر کی مثال پیش کرتی ہیں کہ انسان کس طرح حد اعتدال سے نکل کر گمراہ ہو جاتا ہے۔

یہودیت اور عیسائیت دونوں کی صورت میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ علماء نے اصل تعلیم میں بھی تحریف و تبدیلی کر دی۔ چنانچہ موجودہ اناجیل کے بہت سے حصے آج الحاقی ثابت ہو رہے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری دعوت جس کو عشائے ربانی کے طور پر منایا جاتا ہے اور آپ کے زندہ آسمان پر صعود کے واقعات بعد کے ملائے ہوئے ثابت ہو چکے ہیں پھر مسائل کے سمجھنے میں دونوں قوموں نے اپنے اپنے نقطہ نظر میں غلو کیا۔ چنانچہ موسوی شریعت کے اس اصول کو کہ کان کے بدلے "کان" اور ناک کے بدلے ناک اس طرح سمجھا گیا کہ شریعت کے رو سے رحم کی کوئی گنجائش نہیں۔ بعض بین قابل رحم صورتوں میں بھی لفظ لفظ کی پابندی کی گئی۔ اس کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رحم کی تعلیم ان الفاظ میں دی کہ اگر کوئی تیری ایک گال پر طمانچہ مارے تو تو دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دے۔

ظاہر ہے کہ یہ دونوں صورتیں بظاہر ٹھیک ہیں۔ لیکن الگ الگ صورت میں دونوں ناقص ہیں۔ انصاف اور رحم دونوں ہی اچھے وصف ہیں۔ لیکن اگر عقل سے ان کا اطلاق نہ کیا جائے تو دونوں ہی غلط بن جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری شریعت یعنی اسلام میں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر جرم کے بدلے میں سزا دینا مجرم کی اصلاح کرتا ہو تو سزا دی جائے اور اگر معاف کر دینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہو۔ تو معاف کرنا بہتر ہے یہ اعتدال کا اصول ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

یہ تو ایک مثال ہے اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم ہر معاملہ میں عقل کو اپیل کرتا ہے اور ہر حکم کے ساتھ اس کی عقلی دلیل بھی دیتا ہے

اسی طرح تعلق باللہ کا معاملہ ہے یہودی ظاہریت میں اتنے غرق ہوئے کہ انہوں نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے ہی انکار کر دیا اور عیسائیوں نے نبی اللہ ایک بشر کو خود خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا بنا دیا۔ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو بھی نہایت وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ بشر بشر ہی رہتا ہے خواہ اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہو اور خواہ وہ نبی اللہ بلکہ انبیاء کا سردار ہی ہو۔ دوسری طرف یہ بتایا کہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو سکتا ہے ایک طرف تو کامل شریعت عطا فرمائی۔ جس کے ہر اصول کو عقل کی کسوٹی پر بھی کس کر کامل العیار ثابت کیا جا سکتا ہے۔ تو دوسری طرف اس کی حفاظت کے لئے خود ذمہ لیا اور فرمایا:-

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

جس کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ قیامت تک بدلا نہیں جائے گا بلکہ اس کی معتدل تعلیم میں افراط و تفریط بھی پیدا نہیں ہونے دی جائے گی۔ ظاہری حفاظت کے لئے تو یہ سامان فرمایا کہ ایک طرف تو حفاظ کثرت سے پیدا کئے جو پورے قرآن کریم کو حفظ کرتے ہیں اور دوسری طرف دنیا میں ایسے سامان طباعت وغیرہ پیدا کر دئے کہ آئندہ لفظی تحریف کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ باطنی حفاظت اس طرح فرمائی کہ ہر صدی کے سر پر اپنی طرف سے مجددین مبعوث کئے جن کو اپنے کلام سے نوازا چنانچہ باوجود اس کے کہ انسانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات میں بھی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آج مسلمانوں نے قرآن کریم کو بڑی حد تک مہجور چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حفاظت کا یہ دہرا انتظام جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ کی یہ کامل شریعت تمام دنیا کی اقوام کا لائحہ حیات بن جائے گی اور اسلامی تعلیمات دنیا کے تمام کناروں پر اپنا نور پھیلا دیں گی۔ اور انسان کا اللہ تعالیٰ سے ایسا گہرا تعلق قائم ہو جائے گا۔ کہ جس طرح اس کے قانون تکوینی کی پابندی ہو رہی ہے اسی طرح اس کے قانون شریعی کی پابندی بھی انسان کرنے لگے گا۔ اور شرک و کفر کہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو خدا بنا لیتے تھے۔ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیگا اور تمام توہمات جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے معاملہ میں پیدا ہو گئے ہیں دور ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم کی تعلیمات میں سخت گڑبڑ مچا دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجدد وقت انبیاء کے ظل سے مزین کر کے بھیجا تا کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں تمام ان غلطیوں کو دور کرے جو امتداد زمانہ سے پیدا ہو گئی ہیں

68

# احمدیہ مشن سیرالیون (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

## ساڑھے چار ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ ہزاروں افراد تک پیغام حق

## اسلامی لٹریچر کی تقسیم ۲۴ افراد کا قبول اسلام

### رپورٹ از یکم جنوری تا یکم مئی ۱۹۵۷ء

از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد جنرل سکرٹری سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

### بو لوکل مشن

بو لوکل مشن جس کا انچارج خاکسار ہے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں افراد کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ۴۰ پونڈ کے قریب لٹریچر فروخت کیا گیا۔ اور ایک ہزار پانچ سو بیس میل کا تبلیغی سفر کیا۔ جس کی مختصر سی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جنوری کے وسط میں خاکسار حسب ارشاد مکرم محترم روکو پر سکول کی عمارت کی مرمت کے سلسلہ میں بو سے روکو پر گیا۔ گبورکا میں پراونشل ایجوکیشن سکرٹری آف ناردرن پراونس سے ملاقات کی وہ مسلمان ہیں۔ اور کافی حد تک احمدی مبلغین کی مساعی کے مداح ہیں اور انہوں نے اس بارے میں بفضلہ تعالیٰ ہر ممکن مدد فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے اس موقعہ پر انہیں احمدیت کی دعوت بھی دی۔ جس پر انہوں نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ احمدی مبلغین اور احمدیہ جماعت اسلام کی بہت بڑی خدمت کر رہی ہے۔ اور یہ جماعت احمدیہ کے مبلغین ہی ہیں جنہوں نے دور دراز سے یہاں آکر اور اپنے ملک کو خیرباد کہتے ہوئے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے۔ یہ احمدی مبلغین ہی ہیں جو اسلام کی مدافعت کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ ان کی آمد سے قبل کوئی بھی اسلام کا دفاع کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ ہزاروں اعتراضات اسلام پر کئے جا رہے تھے۔ لیکن کسی کی طاقت نہیں تھی۔ کہ اسلام کا حقیقی دفاع کر سکے۔ احمدیت کے مبلغین نے حقیقت میں اسلام کی مدافعت کے لئے بہت مدد دی ہے۔ اور ہم ان کے ممنون ہیں انہوں نے فرمایا میں احمدیت میں باقاعدہ داخل ہونے کے لئے سوچ رہا ہوں۔ اور احمدیہ جماعت کی خدمات کا معترف ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں احمدی مبلغین کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اگلے روز خاکسار گبورکا سے مکینی اور وہاں سے روکو پر روانہ ہو گیا۔ روکو پر پہنچکر خاکسار نے سکول کا معائنہ کیا۔ اس کی حالت اور مرمت کا اندازہ لگایا۔ اور مجوزہ عمارت کے متعلق حالات سے آگاہی حاصل کی۔ اس سلسلہ میں زمین کے مالک کے پاس گیا۔ مگر وہ نہ مل سکا۔ اس لئے نماز مغرب کے وقت جماعت کے سب احباب کو اکٹھا کیا۔ اور ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا۔ اور ان کو پُر زور تلقین کی کہ سکول کے سلسلہ میں وہ اپنی پوری توجہ اور پورے انہماک سے کوشش جاری رکھیں۔ جماعت کے احباب نے پوری کوشش اور جدوجہد کا یقین دلایا۔ اور انہیں دینی امور کے متعلق بھی بعض معلومات سے بہرہ ور کرنے کی کوشش کی۔ صبح کی نماز کے بعد نمازوں کی اہمیت کے متعلق درس دیا۔ اور احباب جماعت کو تلقین کی کہ نماز ہی ایک ایسا امر ہے جو مومن اور غیر مومن کا مابہ الامتیاز ہے۔ اس لئے احباب کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ نماز دوام باقاعدگی اور توجہ سے کام لیں۔ خاکسار ڈسٹرکٹ کمشنر کے روکو پر آنے پر ان سے بھی ملا۔ اور سکول کے سلسلہ میں گفت و شنید کی۔ جس پر انہوں نے پوری پوری مدد کا نہ صرف وعدہ کیا بلکہ امداد بھی کی۔ ان کی دلچسپی پر خاکسار بھی کامیاب چلا گیا۔ کیونکہ وہاں کے ڈسٹرکٹ کونسل کے سکرٹری سے بھی سکول کی مرمت کے سلسلہ میں بات چیت کرنی تھی۔ عمارت کی مرمت ان کی طرف سے دیر سے ملتوی کی جا رہی تھی۔ چنانچہ وہاں پہونچنے پر خاکسار ان سے ملا۔ اور عمارت کے سلسلہ میں گفت و شنید کی۔ جس پر سکرٹری صاحب نے عمارت کی مرمت کا وعدہ کیا اور کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ ہم سے یہ کوتاہی ہوتی رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کل تک روکو پر میں ہی ٹھہریں تو آپ مرمت کا سامان وہاں موجود پائینگے چنانچہ اگلے دن انہوں نے اپنے وعدے کے مطابق روکو پر سامان پہنچانا شروع کر دیا ان کے ساتھ ملاقات میں چونکہ ان کی بیوی بھی تھیں۔ جو ایک کٹر قسم کی عیسائی عورت ہے۔ لیکن کافی تعلیم یافتہ ہے ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ اس طرح انہیں پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ان کی ملاقات کے بعد خاکسار نے وہاں کے پیراماؤنٹ چیف بائی فرما تاس سے جو کہ سیرالیون گورنمنٹ کے منسٹر بھی ہیں ملاقات کی۔ اور ان سے بھی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ وہ انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ ہماری مدد کریں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ احمدیہ مبلغین کی تعلیمی اور تربیتی خدمات ان کے ملک اور قوم کے لئے بیش بہا ہیں اور وہ اس سلسلہ میں ان کے ممنون ہیں۔ کہ وہ بغیر معاوضہ کے ان کی یہ خدمت کر رہے ہیں۔

میں نے ان سے بھی احمدیت کا ذکر کیا۔ مگر چونکہ ان کے اپنے خلاف ایک مقدمہ چل رہا تھا۔ اور وہ اس مقدمہ میں منہمک تھے۔ اس لئے میں نے بھی گفتگو نامناسب سمجھی۔ اور واپس روکو پر پہونچا۔ روکو پر میں ہماری مسجد کی زمین کے متعلق بھی کچھ جھگڑا تھا۔ اس کو بھی سلجھانے کی کوشش کی۔ اور یہ معاملہ بھی وہاں کے ٹاؤن چیف سیکشن اور مکرم مائی فرما کے سامنے پیش کیا اور

---

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا روح القدس ان میں داخل ہو

”یہ مت خیال کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو۔ جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ۔ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں۔ بلکہ زیادہ کیں۔“

(کشتی نوح)

ان سے وعدہ حاصل کیا کہ وہ اس کو سلجھانے میں اپنی انتہائی مدد کریں گے۔ اگلے دن خاکسار روکور سے فری ٹاؤن روانہ ہوگیا۔ کیونکہ اگلے دن ہمارا بو احمدیہ سکول کھل رہا تھا اور خاکسار کی حاضری ضروری تھی۔ اس لئے فری ٹاؤن سے بو آگیا۔

## بو احمدیہ سکول

بو احمدیہ سکول امسال ۲۰ جنوری ۱۹۵۷ء کو کھلا۔ اور اب تک بخیر و خوبی چل رہا ہے۔ سکول کے سلسلہ میں خاکسار کو اکثر پراونشل ایجوکیشن سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کونسل کے سیکرٹری۔ پراونشل ایجوکیشن آفیسر وغیرہ سے ملاقاتوں کا موقعہ ملتا رہا۔ جس میں سکول کی ترقی کے سلسلہ میں مختلف امور پر گفت و شنید ہوتی رہی۔ اس کے علاوہ خاکسار سیرالیون کے اساتذہ کی ایک آرگنائزیشن جس کا نام Amalgamated Teachers Organisation کا ممبر بھی ہے۔ اور ان کی ورکنگ کمیٹی کا ایک فرد بھی۔ اس لئے قریباً ہر ہفتہ کی میٹنگ میں شمولیت کرنی پڑتی ہے۔ جس میں اساتذہ کے تعلیمی معیار میں ترقی سکولوں میں طریقہ تعلیم میں ترقی کے ذرائع وغیرہ پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے نئے ذرائع اور وسائل جن سے اساتذہ و طلباء میں روابط اور تعلقات بڑھیں اور تعلیمی سرگرمیوں میں زیادتی اور ترقی ہو ڈھونڈنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔

ان مجالس میں تبلیغ احمدیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تبلیغ کا موقعہ نکل آتا ہے۔ چونکہ میرے علاوہ اکثر اساتذہ عیسائی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے بلند و برتر ہونے اور تعلیمات اسلامی کے کامل و اکمل ہونے کے اظہار کا موقعہ مل جاتا ہے۔

ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اکثر اوقات مختلف عیسائی سکولوں مثلاً رومن کیتھولک۔ ای ڈی۔ اے۔ ای۔ یو بی۔ میتھوڈسٹ وغیرہ کے پرنسپل کو اپنی لائبریری میں آنے کی دعوت دی۔ اور ان کے سامنے جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی اور مختلف مسائل پر بحث و تمحیص کا موقعہ ملا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ان اساتذہ کو مجبور ہو کر ماننا پڑتا۔ کہ اسلام اور احمدیت اگر واقعی یہی ہیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ اسے پیش کرتی ہے۔ تو اس کی تعلیمات ہر دوسری تعلیم سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔ بعض کو اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے وقت جوابات نہ آنے پر اقرار کرنے پر مجبور ہونا پڑتا۔

چنانچہ ایک دفعہ سینٹ فرانسس کے سکول کے ہیڈ ماسٹر کو خاکسار کی طرف سے دعوت دی گئی۔ ان کی آمد پر اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات پر بحث ہوتی رہی۔ جواب نہ بن پڑنے پر اس نے کہا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اس پر میں نے اسے چیلنج کیا کہ ایسے حوالہ جات تم قطعاً پیش نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا ایک ماہ کی مہلت دیتا ہوں اپنے پادریوں سے مشورہ کر لو۔ اور جس سے چاہو پوچھو گو یاد رکھو آپ ایسا حوالہ ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ چنانچہ آج تین ماہ سے اوپر ہونے کو آئے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ جب میں پوچھتا ہوں۔ تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ابھی میں کوشش کر رہا ہوں۔ ایسے کئی مواقع پیش آتے رہتے ہیں۔ جس سے دوسروں پر اسلام کی سچائی ثابت کرنے کا موقعہ مل رہتا ہے۔

## پیرنٹس ٹیچرز ایسوسی ایشن

سکول ہی کے سلسلہ میں یہاں ایک ایسوسی ایشن کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ جس میں سکول کے اساتذہ اور طلباء کے والدین کو سکول میں بلایا جاتا ہے۔ اور ان کے سامنے بچوں کی مشکلات اور ان کے حل کرنے کے ذرائع اور وسائل پر بحث اور گفت و شنید کی جاتی ہے۔ آج تک دو دفعہ اس کے مطابق میٹنگ بلائی گئی۔ اور بعض ضروری فیصلہ جات عمل میں لائے گئے۔ علاوہ تعلیمی فوائد کے ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ لوگوں کو ہمارے سکول کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ اس سال سکول میں بچوں کی تعداد ۱۹۵۶ء سے قریباً ۵۰ یا ۵۵ زیادہ ہے۔ اور یہ تعداد پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ ایسوسی ایشن صرف ہمارے سکول میں ہی کامیاب ہے۔ اور اس سے دوسرا خاص فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو احمدیت کو قریب سے سمجھنے کا اور احمدیت کی خدمات کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

سکول کے سلسلہ میں خاکسار محض انہی امور میں ہی حصہ نہیں لیتا رہا۔ بلکہ سکول سے متعلقہ تمام امور کی چیکنگ اور عام سکول اور اساتذہ کے کام کی نگرانی اور ان کو مختلف ہدایات دیتا رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے یہ کام سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔

## سفر

امیر صاحب محترم کے ارشاد پر خاکسار نے خود ہی مگبور کا احمدیہ سکول کی نئی عمارت کے نقشہ جات بنائے جو گورنمنٹ کی طرف سے منظور کر لئے گئے۔ اس کے بعد اس بلڈنگ کے لئے کنٹریکٹر سے بات چیت کی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں خاکسار بو سے مگبور کا آیا۔ اور مکرم سنتا آدم صاحب جو جماعت کے ایک مخلص رکن ہیں سے بلڈنگ کی تعمیر کے متعلق بات چیت کی۔ اور سب امور سمجھائے۔ تاکہ وہ عمارت شروع کر سکیں۔

اس عمارت کے سلسلہ میں وہاں کے میڈیکل آفیسر کو ملنے کا موقعہ ملا۔ چونکہ امیر صاحب محترم بھی خاکسار کے ساتھ تھے۔ اس لئے وہاں جا کر میڈیکل آفیسر سے سکول کے نقشہ جات کے متعلق بات چیت کی گئی۔ وہاں سے شام کے وقت واپس بو پہنچے۔ نقشوں کے سلسلہ میں ایک دفعہ پہلے بھی مگبور کا جانا پڑا۔ کیونکہ وہاں کی زمین کی لیز ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ دوبارہ حدود اور رقبہ کی تعیین کی گئی۔ اور دوبارہ پیمائش کی۔ اور عمارت کے مختلف نقشہ جات بنائے۔

ہمارے سکول کے لئے فرنیچر کی ضرورت تھی۔ جو بو سے مہیا ہونا مشکل تھا۔ کینما میں اس کے خصوصی کاریگر ہیں۔ جو مختلف فرنیچر تیار کرتے ہیں اس سلسلہ میں دو دفعہ کینما گیا۔ اور وہاں سے اٹھاون پونڈ کا فرنیچر خریدا۔ دو دفعہ بلیجے بو بھی بھیجا گیا۔ جو بو سے ۷۵ میل کے قریب ہے۔ اور اس طرح خاکسار نے ایک ہزار پانچ سو تین میل کا سفر کیا۔

## درس و تدریس

مسجد احمدیہ بو میں اکثر اوقات خاکسار صبح و شام کی نمازوں کے بعد درس قرآن کریم اور احادیث دیتا رہا ہے۔ اور سوالوں کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے گئے۔

## تبلیغ بذریعہ ملاقات

بو میں خاکسار کو کئی دفعہ ہندو اور شامی تجار سے گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔ جس میں انہیں احمدیت کی تبلیغ کی جاتی رہی۔ اور قبول احمدیت کی طرف ان کی توجہ کو منعطف کیا جاتا رہا۔ اور بہت سے افراد کو احمدیہ لائبریری میں آنے کے لئے دعوت دی اور لائبریری میں اکثر کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرایا گیا۔

## بک شاپ

بو احمدیہ بک شاپ کا انچارج بھی خاکسار ہی تھا۔ اس لئے اکثر اوقات جب کوئی گاہک آتا۔ تو نہ صرف اسکے ہاتھ کتاب یا لٹریچر فروخت کیا جاتا۔ بلکہ اسکو ایک حد تک اسلام سے مانوس کرنے کی کوشش کی جاتی۔ تاکہ وہ اسلام اور احمدیت کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح قریباً ۔ ۴ پونڈ کا لٹریچر فروخت کیا۔ اور کئی افراد کو تبلیغ کی گئی۔

## خطبات

خاکسار کو کئی ایک خطبات جمعہ بھی دینے پڑے۔ جن میں جماعت کے احباب کو عمومی مسائل اسلامیہ مثلاً چندہ زکوٰۃ اور نماز کی تلقین کی اور بدعات کو ترک کرنا وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

. . . . . .

. . . . . . اور باشرح چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اس دفعہ خاکسار نے عید الفطر مگبور کا میں پڑھائی۔ جس میں جماعت کو حقیقی عید کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا۔ کہ گو یہ بھی ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ مگر ہماری حقیقی عید تو تبھی ہوگی۔ جب ساری دنیا پر اسلام چھا جائے گا۔ اور اسلام کا جھنڈا دنیا کی ہر قوم کے سر پر لہرا رہا ہوگا۔ اور دنیا سب کو اپنا ذریعہ نجات بنائے گی مگر یہ بات بڑی قربانیوں کی مقتضی ہے اس لئے ہمیں تیز گام ہونا چاہیئے۔

(باقی)

# حضرت چوہدری احمد الدین صاحب وکیل رضی اللہ عنہ

از قلم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات

حضرت چوہدری احمد دین صاحب پلیڈر رضی اللہ عنہ جن کی وفات مورخہ ۱۹/۵/۲۴ کو بعمر اسی سال گجرات میں ہوئی آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت گجرات کے معماروں میں سے تھے۔ یہ درست ہے۔ کہ ان کی بیعت سے پہلے بھی گجرات میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔ اور مولوی امیر الدین صاحب حضرت والد محترم (ملک برکت علی صاحب) مرزا امیر الدین صاحب شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش صاحبان۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہم اور مولوی محمد رمضان صاحب دوکاندار اور بعض دیگر اصحاب چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ سے پہلے بیعت کر چکے تھے مگر حضرت والد صاحب اور ماسٹر ہدایت اللہ صاحب رضی اللہ عنہما بسلسلہ ملازمت گجرات سے باہر رہتے گجرات میں جماعت جماعت کی تنظیم میں چوہدری احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کا معتدبہ حصہ تھا۔

چوہدری صاحب جماعت گجرات کے پہلے امیر تھے اور قریباً بیس سال تک اس عہدہ پر فائز رہے۔

چوہدری صاحب ابتدا ہی سے لاغر بدن پتلے دبلے آدمی تھے۔ اگرچہ صحت اچھی نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود خدا کے فضل سے اسی سال کی طبعی عمر پا کر فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ذیل میں چوہدری صاحب مرحوم کے خود نوشت حالات درج کئے جاتے ہیں:۔

## خود نوشت حالات زندگی

اگرچہ میری تاریخ پیدائش نہیں لکھی گئی لیکن قرائن اور بعض متعلقہ حالات سے پتہ چلتا ہے کہ میں ۱۲۹۵ھ میں مطابق ۱۹۳۵ء بکرمی مطابق ۱۸۷۸ء اپنے گاؤں شادیوال خورد تحصیل و ضلع گجرات میں پیدا ہوا میری والدہ بیان کرتی تھی کہ جب میں پیدا ہوا۔ تو بہت سی روئی جو دن بھر میری بہن نے کپاس بیل کر تیار کی تھی۔ جل گئی۔ میری عمر ۲ سال کی ہو گی۔ کہ بے خبری میں آگ کی بھوبل پر چلنے سے میرے دونوں پاؤں کے تلوے جل گئے جس کی وجہ سے عرصہ تک میں سخت تکلیف میں مبتلا رہا اور میری والدہ نے بھی سخت تکلیف برداشت کی۔ اب تک میرے پاؤں پر جلنے کے داغ موجود ہیں میری عمر ۵ سال کی ہو گی۔ جبکہ میں مولوی سید احمد صاحب کی درس گاہ میں جو مسجد میں تھی داخل ہوا ایک دو سال تک میں ان سے قرآن پڑھتا رہا میں نے ایک دو سیپارے ہی پڑھے تھے کہ وہ ۱۳۰۲ھ میں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان کے پسر مولوی نجم الدین صاحب سے باقی قرآن اور فارسی زبان کی مروجہ درسی کتب اور صرف کی کتابیں پڑھیں۔ ایک طالب علم سے جو اسی درس گاہ میں پڑھتا تھا اور حساب دان تھا۔ میں نے حساب سیکھنا شروع کیا۔ پھر میں سرکاری مدرسہ میں داخل ہو گیا۔ پانچویں جماعت کا امتحان دیکر میں منشی عالم کلاس اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہو گیا اور ۱۸۹۶ء میں منشی عالم ۱۸۹۷ء میں مڈل کا اور ۱۸۹۸ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا پھر میں گھر چلا آیا۔ عرصہ طالب علمی میں میں نے بہت سی بیماریوں اور مالی مشکلات کی تکالیف برداشت کیں۔ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۵ء تک میں نے محکمہ تعلیم میں ملازمت کی۔ اور ایک دو سال تک ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ میں ملازم رہا۔ پھر میں لاء کالج لاہور میں داخل ہو گیا ۱۹۰۸ء میں میں نے ایف۔ ای۔ ایل کا امتحان دیا۔ مگر ناکام رہا۔ پھر میں گورنمنٹ ہائی سکول ملتان میں اورینٹل ٹیچر مقرر ہو گیا ۱۹۰۹ء میں میں نے پھر ایف ای ایل کا امتحان پرائیوٹ طور پر دیا۔ اور پاس ہو گیا ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۷ء تک بطور مختار عدالت گجرات میں پریکٹس کرتا رہا ۱۹۱۸ء میں وکالت کا امتحان پاس کیا اور بطور پلیڈر کے ۱۹۵۰ء تک پریکٹس کرتا رہا۔ اب بوجہ کمزوری و ضعف جسمانی کے جو موٹر اور پھر تانگہ سے بوجہ تصادم عارض ہوا۔ ریٹائر ہو گیا ہوں۔ آٹھ سال تک عرصہ ملازمت میں میں نے انگریزی زبان کا مطالعہ جاری رکھا۔ جس کی وجہ سے میں نے انگریزی قانونی کتب کو ہی ذریعہ پریکٹس بنایا۔ ۱۹۳۸ء میں میرے پسر چوہدری بشیر احمد نے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ اور اب وہ بطور ایڈووکیٹ گجرات میں پریکٹس کر رہا ہے۔

۱۹۰۵ء میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور تب سے میں احمدی جماعت کا ممبر ہوں۔ میں نے حضور کی مدح میں مسجد مبارک قادیان میں قصیدہ پڑھا جو اس نوٹ بک میں درج ہے۔

دستخط احمد الدین پلیڈر گجرات

بقلم خود مورخہ ۱۰/۳/۵۶

چوہدری صاحب مرحوم و مغفور ضلع گجرات کے چوٹی کے دیوانی وکلاء میں سے تھے اور اس زمانہ میں جبکہ دیوانی وکالت پر ہر طرف ہندو وکلاء ہی چھائے ہوئے تھے۔ عام طور پر سمجھا جانے لگا تھا کہ شاید دیوانی وکالت مسلمانوں کے بس کا روگ نہیں ہے

چوہدری صاحب مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی قابلیت کے نتیجہ میں محنت شاقہ کے باعث دیوانی وکالت میں نام پیدا کیا اور جب تک یہ کام کرتے رہے مخالف یا موافق حلقوں میں عظمت کی نگاہوں میں دیکھے گئے

آپ ایک بلند پایہ قانون دان ہونے کے علاوہ دینی علوم میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ عربی اور فارسی دونوں زبانوں کے عالم تھے ۱۸۹۸ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ فارسی کے قدیم اور جدید لٹریچر پر کامل عبور حاصل تھا۔ ایہ ان کے ایک فارسی روزنامہ کے خریدار تھے اور اسے اس لئے بالالتزام زیر مطالعہ رکھتے تھے کہ جدید فارسی علم کلام سے پوری طرح بہرہ ور ہو سکیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرہ آفاق تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فارسی زبان میں ترجمہ بھی کیا تھا جو تا حال شائع نہیں ہوا۔

چوہدری صاحب ایک متقی انسان تھے قرآن مجید کے عاشق تھے اور قرآن مجید پر تدبر کرنے اور اس سے نئے نئے نکات معرفت نکالنے میں ہمیشہ مشغول رہتے۔ قرآن مجید کے درس و تدریس میں قلبی راحت و مسرت محسوس کرتے تھے اور جب تک ان کی صحت نے اجازت دی یہاں تک کہ اپنی وفات کے تھوڑا عرصہ پہلے تک مسجد احمدیہ گجرات میں قرآن مجید کا درس دیتے رہے

چوہدری صاحب نہایت سنجیدہ مزاج اور متین طبع تھے۔ آپ کی طبیعت پر حلم اور بردباری کا غلبہ تھا۔ زندگی کے تمام شعبوں دینی اور روحانی امور کے بارے میں نہایت پختہ رائے کے مالک تھے اور اپنی رائے کا اظہار بے رو رعایت کرنے میں ہرگز کوئی باک محسوس نہ کرتے تھے۔ وکالت کے پیشہ میں دیانت داری آپ کا محکم اصول تھا۔ اہل مقدمات کو ہمیشہ صحیح رائے دیتے تھے۔ جس فریق کا مقدمہ کمزور ہوتا اسے نہ صرف صاف لفظوں میں اپنی رائے سے مطلع کرتے بلکہ ایسا مقدمہ لینے سے انکار کر دیتے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ کسی فریق نے آپ کی رائے پر عمل کرتے ہوئے مقدمہ آپ کے سپرد کیا۔ اگر نتیجہ خلاف توقع نکلا تو چوہدری صاحب نے وصول کردہ فیس واپس کر دی۔ چوہدری صاحب کے اعلیٰ اور قابل تقلید نمونہ کے باعث ہر کس و ناکس مخالف و موافق آپ کا ثنا خواں اور آپ کو انتہائی ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ آپ ایک بے ضرر انسان تھے اور تنازعات سے حتی الامکان کنارہ کش رہتے تھے۔ سادہ طبع۔ سادہ وضع اور سادہ کردار تھے۔ احکام شریعت کے پابند اور تقویٰ و طہارت کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ ایک کامیاب وکیل ہونے اور جماعتی ذمہ داریوں کے باوجود خوش نویس تھے۔ صبح کی لمبی سیر جو عموماً تین چار میل کی ہوتی تھی آپ کی زندگی کا جزو بن چکی تھی۔ جسے آپ بجز جسمانی معذوری کے کبھی ترک نہ کرتے تھے۔ آپ کی اصابت رائے مسلم تھی۔ دینی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ دن رات کا مشغلہ تھا اور اس لحاظ سے ان کا کتب خانہ عمدہ عمدہ کتابوں پر مشتمل تھا۔

### خاکسار پر شفقت

۱۹۲۸ء تک (جبکہ میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج گجرات سے الف۔ اے پاس کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں بی۔ اے کلاس میں داخل ہوا) میرا ابتدائی زمانہ طالب علمی گجرات میں گزرا۔ ان ایام میں چوہدری صاحب جماعت گجرات کے امیر تھے آپ خاکسار کی تبلیغی سرگرمیوں اور دینی علوم میں شغف کی بجد حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۹۲۶ء میں جبکہ میری عمر صرف سولہ سال کی تھی اور میٹرک میں تعلیم پاتا تھا ایک مناظرہ میں (جس میں دوسری طرف ایک سیالکوٹی غیر احمدی مولوی صاحب مناظر تھے) خاکسار کو جماعت احمدیہ کی نمائندگی کے لئے منتخب کیا۔ اور مناظرہ کی کامیابی پر اس قدر خوش تھے کہ ایک لمبے عرصہ تک تعریف میں رطب اللسان رہے۔ جب میں نے تکمیل تعلیم کے بعد واپس گجرات آکر وکالت کا کام شروع کیا تھا تو چوہدری صاحب نے مجھے فرمایا کہ میں اب بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں مجھے بجد خوشی ہے کہ تم آگئے ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جماعت گجرات کی امارت کی ذمہ داری تم سنبھال لو۔ (باقی)

### درخواست دعا

مکرم میاں احمد الدین صاحب مؤذن مسجد دار الرحمت غربی کئی ہفتوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ اس وقت حالت نہایت تشویشناک ہے۔ قارئین کرام و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (محمد سعید منشی ربوہ)

# چندہ اس لئے ہوتا ہے تا ایمان پختہ ہو

(۱) " یاد رہے چندہ اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں (یا) ہوں گی کیونکہ اللہ تعالےٰ کے کام رُکے نہیں رہتے۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہوگا "

(۲) " یاد رکھو خدا تعالےٰ کے کام بندوں کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دیدے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہوگیا "

(۳) جماعت احمدیہ کو بھولنا نہیں چاہئیے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کبیر کی بنیاد تو پہلے دل سے ہی ایمان داخلاص پر ہے۔ کیونکہ جب کسی میں ایمان پیدا ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خود بخود قربانی ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اسی واسطے یہ چندہ ہر شخص کی مرضی اور خوشی پر چھوڑا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے ہاتھ سے اس چندہ کو نقد ادا کرے۔ تا اس کے دل میں بشاشت اور خوشی پیدا ہو۔ چونکہ تحریک جدید کا ایک ایک پیسہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت پر خرچ کیا جاتا ہے۔ بیرون ممالک کے مبلغین کے اخراجات کا بروقت پورا کرنا ضروری ہے تا تبلیغ اسلام احسن رنگ میں ہو سکے۔ اور یہ اخراجات آپ کے وعدوں کے پورا ہونے پر ہی دئیے جا سکتے ہیں اور اب سال رواں کے وعدوں کا آخری وقت بھی آگیا ہے اس لئے آپ اپنا وعدہ جلد سے جلد پورا کریں۔ اگر آپ ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورا کر دیں تو آپ سابقون کے دوسرے دور میں بھی ہوں گے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

# درخواستہائے دعا

(۱) مکرم ڈاکٹر اصغر حسین صاحب بھاگلپوری حال ڈھاکہ کے صاحبزادہ اطہر غالم صاحب جو امسال بی کام کا امتحان دے رہے ہیں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مظفر الدین چوہدری ربوہ

(۲) خاکسار کی نانی صاحبہ (اہلیہ قاضی نذر محمد صاحب مرحوم ہیڈ کلرک لنگر خانہ قادیان) بعارضہ اسہال و بیچش بیمار چلی آرہی ہیں۔ حالت بہت زیادہ خراب ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد اسلم قریشی واقف زندگی۔ ربوہ

(۳) چوہدری ناظر علی خانصاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ کچھ گھر کے مشکلات بھی درپیش ہیں۔ ان کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ ولایت شاہ انسپکٹر دھمایا

(۴) بندہ چند ماہ سے بیمار ہے اور فوجی ہسپتال میں ۱٦-۷-۵۷ کو داخل ہوا ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد اللہ خاں ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی

(۵) میں چھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ محمد یعقوب جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

(٦) میرا لڑکا عبد الباسط طاہر عرصہ سے بوجہ ضعف جگر اور بخار بیمار چلا آرہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز کو اپنے فضل و کرم سے صحت بخشے۔ سید غلام احمد گکھڑیانوالی

(۷) احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میرے تمام گناہ معاف فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے آمین۔ عطاء اللہ ولد میاں فضل الٰہی خادم مسجد لالہ موسیٰ

# دعائے مغفرت

میری ماموں زاد ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم سرگودھا لیڈی ہاسپٹل میں بحالت زچگی ۱۷-۷-۵۷ ..... بوقت چھ بجے شب اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ والدین کی اکلوتی بیٹی تھیں شادی کو ابھی ایک سال ہی ہوا تھا۔ مرحومہ بچپن سے ہی پابند نماز و روزہ تھیں اور احمدیت کی محبت میں گداز تھیں۔ رسالہ مصباح اور الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ رکھتیں۔ نہایت صابرہ۔ شاکرہ اور نیک نمونہ رکھتی تھیں اس اچانک حادثہ کی وجہ سے دل نہایت مضطرب اور غمگین ہے صحابہ کرام و درویشان قادیان و احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اعلےٰ علیین میں جگہ دے۔ ہم سب کو خصوصاً مرحومہ کی والدہ صاحبہ اور خاوند قریشی محمد حسن صاحب کو صبر کی توفیق بخشے۔ نیز مرحومہ کے بھائی کو با صحت عمر عطا فرمائے۔ آمین

اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد صدر محلہ دار البرکات۔ ربوہ

---

خدام الاحمدیہ

# سالانہ اجتماع - علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر حسب سابق مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے

(۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) مضمون نگاری (٦) تقریری مقابلے۔

۱ - ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے حسب ذیل معیار مقرر ہیں:۔

معیار اول :۔ مولوی فاضل - معیار دوم : بی۔اے تک۔

معیار سوم :۔ اس سے کم درجہ۔

۲ - ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام ۵ر اکتوبر ۵۷ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۳ - تحریری اور تقریری مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ مجالس ضلع وار اپنے ہاں یہ مقابلے کرائیں اور ان مقابلوں میں اول آنے والے کا نام سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھجوائیں تا مرکزی علمی مقابلوں میں چیدہ خدام ہی شامل ہوں۔

۴ - تقریری اور تحریری مقابلوں کے وقت نوٹ یا متعلقہ کتاب رکھنے کی اجازت ہوگی۔ جس سے ضرورت کے وقت اقتباس کیا جا سکتا ہے

۵ - تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں مقابلوں میں شامل ہونے والے اراکین ان میں کوئی سا عنوان منتخب کر کے اس کے لئے تیاری کریں۔

## تقریری مقابلے

۱ - میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

۲ - احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔

۳ - خلافت نبوت کا تتمہ ہے۔

۴ - انما الاعمال بالخواتیم (کام اس کا اچھا انجام جس کا اچھا)

۵ - نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

٦ - مقام حدیث۔

۷ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے۔

۸ - صحابہ کرام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

## تحریری مقابلے

(۱) قادیان سے ہجرت اور اس کی واپسی (۲) قدرت ثانیہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے (۴) حضرت فضل عمر کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی (۵) اسلام اور اخلاقی اقدار (٦) فتنہ انکار حدیث (۷) مفتوح اقوام سے مسلمانوں کا سلوک۔ (۸) علوم کی تدریج و توسیع میں مسلمانوں کا حصہ۔

٦ - مضمون نگار حضرات کاغذ اور قلم دوات کا اپنا انتظام کریں گے۔

امید ہے جملہ مجالس ابھی سے مندرجہ امور کی روشنی میں تیاری شروع کر دیں گی اور وقت مقررہ کے اندر ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے مرکز میں اطلاع دیں گی۔ جزاھم اللہ۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

---

**السابقون کے دوسرے دور ۳۱ جولائی تک جن احباب کے وعدے سو فی صدی مرکز میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے نام اخبار الفضل میں انشاء اللہ شائع کر دئیے جائیں گے۔ (وکیل المال)**

---

(۸) خاکسار کے بیٹے عزیز سلیم احمد ناصر نے اس سال ایف۔اے کے پرائیویٹ امتحان میں ۳۷۹ نمبر حاصل کئے اور اس طرح ضلع کے پرائیویٹ طلباء میں اول اور ڈویژن میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین

خاکسار۔ ظہور حسین (سابق مبلغ بخارا و روس) ربوہ

# تونس

جب فرانس کی حکومت نے تونس کو آزادی دینے کا اعلان کیا۔ اس وقت فرانس کی ۴۰ ہزار مسلح فوج تونس میں موجود تھی۔ اس فوج کی بڑی تعداد تونس اور الجزائر کی سرحدوں پر متعین تھی۔ ایک سال قبل تونس کے اعلانِ آزادی کے موقعہ پر فرانس اور تونس کی حکومتوں نے باہمی مفاہمت کے بعد یہ طے کیا تھا کہ رفتہ رفتہ فرانس کی فوجیں اس ملک سے نکال لی جائیں گی۔ لیکن فوجیں نکالنا تو کجا فرانسیسی فوجوں نے تونس اور الجزائر کی سرحدوں پر قوم پرستوں کے خلاف عملی سرگرمیاں شروع کر دیں یہاں تک کہ تونس کی فوج کے ساتھ بھی جھڑپیں ہونے لگیں۔ معاہدے کے مطابق یہ تصفیہ ہوا تھا کہ فرانس کی فوجیں اپنے کیمپوں سے باہر نہ نکلیں گی مگر فرانس کے فوجی دستوں نے سرحدوں پر پہنچ کر قوم پرستوں کے خلاف مورچے لگا دیئے۔ ان جھڑپوں میں تونس کی فوج کے بہت سے افراد بھی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ فرانس کی ان چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر حبیب بورقیبہ جیسے معتدل مزاج وزیر اعظم کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ اگر فرانس نے اپنی فوجیں تونس کی سرزمین سے نہ نکالیں اور ان کی سرگرمیاں بند نہ ہوئیں۔ تو تونس کی حکومت ان کے خلاف کارروائی کریگی اور اگر ہتھیار اٹھانے کی ضرورت پیش آئی تو اس سے بھی دریغ نہ کرے گی۔

حبیب بورقیبہ کو مشرق وسطیٰ میں ایک معتدل مزاج دانشور سمجھا جاتا ہے۔ وہ شعلہ بیان مقرر اور کمیونسٹوں کے مخالف ہیں۔ اور ان کا رجحان مغربی ملکوں کی طرف ہے۔ اگر تونس میں حبیب بورقیبہ کے علاوہ کوئی اور انتہاپسند برسر اقتدار ہوتا تو اس ملک میں کشت و خون کا بازار مدت کا گرم ہو چکا ہوتا۔

## جغرافیائی اہمیت

تونس اپنی جغرافیائی اہمیت کے لحاظ سے ہمیشہ فرانس اور اٹلی کے مابین تنازعہ کا سبب بنا رہا ہے دوسری جنگ عظیم کے بعد اس ملک پر فرانس کی گرفت مضبوط ہو گئی لیکن کچھ عرصہ بعد فرانس نے اپنی تمام تر توجہ الجزائر کی طرف مبذول کرنے کی غرض سے تونس کو آزادی تو دے دی۔ لیکن فرانسیسی فوجیں بدستور یہاں دندناتی رہیں۔ جس کا نتیجہ موجودہ کشیدگی کی صورت میں برآمد ہوا۔ اگر فرانس نے دانشمندی سے کام نہ لیا۔ تو تونس میں دوبارہ خون ریزی کا بازار گرم ہو جائے گا۔

تونس کا رقبہ پاکستان کے کل رقبہ کا ½ حصہ اور اس کی آبادی ۳۷ لاکھ ہے جن میں ۲ لاکھ ۴۰ ہزار یوروپین باشندے ہیں۔ ان یوروپین آبادکاروں میں یہودیوں اور اٹلی والوں کی اکثریت ہے۔ ملک کا تقریباً نصف علاقہ ریگستانی ہے۔ قدیم یونانی تہذیب کے بہت سے آثار ابھی تک اس سرزمین پر موجود ہیں۔ ملک میں پیداوار اتنی کم ہوتی ہے کہ ملکی ضروریات بھی پوری نہیں ہو سکتیں ابھی تک تونس میں وسیع معدنی ذخائر بھی دریافت نہیں کئے جا سکے ہیں۔ اور مجموعی طور پر ملک بہت پسماندہ ہے جو بیرونی امداد کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔

## حبیب بورقیبہ

ملک کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ تونس کی سب سے باثر نیو دستور پارٹی کے رہنما ہیں۔ ۵۲ سالہ بورقیبہ نے تعلیم و تربیت فرانس میں حاصل کی تھی۔ ان کی ذہانت اور مسائل کی سوجھ بوجھ کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے درحقیقت دیکھا جائے تو ملک کی واحد باثر سیاسی جماعت "نیو دستور" کے بانی مبانی بھی وہی ہیں۔ حبیب بورقیبہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو رواداری پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جن کا خیال ہے کہ انتہاپسندی کی بجائے اعتدال پسندی اور مغربی ملکوں کے تعاون سے ہی یہ ملک ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن جب فرانسیسی فوجی دستوں نے الجزائری قوم پرستوں کے علاوہ تونس کے فوجی دستوں سے بھی لڑائی مول لینی شروع کر دی تو حبیب بورقیبہ اپنی تمام اعتدال پسندی بھول کر انتہاپسند بن گئے اور انہوں نے فرانس سے مطالبہ کیا کہ فرانسیسی فوج تونس سے فوری واپس بلالی جائے۔ ورنہ تونس کی حکومت اس مقصد کے لئے طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرے گی۔

## نظم و نسق

تونس کی آزادی کے فوراً بعد قوم پرستی کی تحریک نے اتنا زور باندھا کہ حبیب بورقیبہ نے کلیدی عہدوں پر فائز فرانسیسیوں کو ملازمت سے جواب دے دیا۔ اور ان کی جگہ مقامی عربوں کو فائز کیا۔ لیکن نظم و نسق کے عملی تجربے سے ناواقفیت کی بناء پر مقامی حکام اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکے۔ جب حالات دگرگوں ہونے لگے تو مجبوراً فرانس سے ماہرین فن اور نظم و نسق میں تجربہ رکھنے والے افسروں کو بھرتی کرنے کی کوشش کی گئی لیکن تونس کے غیر یقینی حالات کے پیش نظر فرانسیسی حکام وہاں جاتے ہوئے اور فرانس کے سرمایہ دار وہاں روپیہ لگاتے ہوئے خوف کھاتے ہیں۔ انہیں اندیشہ ہے۔ کہ کسی وقت بھی قوم پرستی کا بڑھتا ہوا سیلاب انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر تباہ کر سکتا ہے۔

یہ بات فرانسیسی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ اگر وہ خلوصِ دل سے تونس والوں کے ساتھ تعاون کریں تو بھی ماضی کی تلخیوں کو بھول جانا تونس والوں کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ اس علاقے کے لوگوں کے دلوں میں فرانس کے لئے نفرت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

---

**ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے**

---

نقد و نظر

## "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک"

"تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" ایک مختصر سا رسالہ ہے جو مکرم برکات احمد صاحب راجیکی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے شائع کیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہیں۔ ٹائیٹل خوبصورت ہے قیمت درج نہیں ہے مصنف سے مل سکتا ہے

اس مختصر کتابچہ میں مرتب نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ اس طرح پیش کیا ہے۔ کہ ایک نظر میں جماعت کی اس مساعی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی بجائے ذیل میں مولٰینا عبد الماجد صاحب دریا آبادی کی تنقید جو انہوں نے صدق جدید میں اس کتابچہ پر کی ہے درج کر دیتے ہیں تا کہ ایک غیر از جماعت منصف مزاج عالم دین کی رائے معلوم ہو جائے۔ وھو ھذا

" احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمتِ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے۔ یہ رسالہ اس کا پورا مرقع ہے۔ جماعت کے مشن یورپ امریکہ مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ماریشس انڈونیشیا، نائیجیریا اور ہندوستان اور پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں۔ ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی فرنچ۔ جرمن۔ ڈچ۔ اسپینی۔ فارسی برمی۔ ملایا۔ تامل۔ ملیالم۔ مرہٹی گجراتی۔ ہندی اور اردو زبان میں ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آجائے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانۂ غیرت کا کام دے گا۔ کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان کی جیسی!"

(۷ جون ۱۹۵۷ء)

---

## خدام الاحمدیہ ____ کا ____ ہفتہ تحریک جدید

شعبہ تحریک جدید کے سال رواں کے پروگرام کے مطابق یکم اگست سے ۷ اگست تک وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ جملہ مجالس کے قائدین سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے ہاں جلسے کر کے تحریک جدید کی اہمیت بیان کریں اور بیرون پاکستان میں اس تحریک کے ذریعہ کی جانے والی اسلامی خدمات کا تذکرہ کر کے اپنے اموال کو اپنے آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ الودود کے حضور پیش کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کو تیار کریں اور پھر خود بنا کر سو فیصدی وصولی کی کوشش کریں اور اپنی مساعی کے نتائج سے محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید اور شعبہ ہذا کو مطلع فرما دیں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ

## مقبوضہ کشمیر میں مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی مہم

مظفر آباد ۲۲ جولائی۔ خط متارکہ جنگ کی دوسری جانب سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی حکومت نے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی مہم اور تیز کر دی ہے۔ جس کے تحت حال ہی میں مزید پینتالیس ہزار غیر مسلم تارکان وطن کو ریاست کے مختلف حصوں میں آباد کیا گیا ہے۔

ان اطلاعات کے مطابق بھارتی حکام اس مقصد کے لئے بھی زمین ہموار کر رہے ہیں کہ اگر ریاست میں رائے شماری ہو تو فیصلہ اپنے حق میں حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں ریاست کے محکمہ مال کے حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جتنے تارکان وطن کو ممکن ہو سکے آباد کریں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد دینے کے لئے قرضے دیں۔ ڈوگرہ بخشی حکومت نے غیر مسلم تارکان وطن کو بھی وہی حقوق اور مراعات دی ہیں جو ریاست کے شہریوں کو حاصل ہیں۔

دریں اثنا مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے جو بھارتی لیڈروں سے ملاقات کے لئے دہلی گئے ہوئے ہیں۔ کل وہاں بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت سے تین گھنٹے تک ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران بھارتی محکمہ داخلہ اور دفاع کے اعلیٰ افسر بھی موجود تھے۔

باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق عنقریب بھارتی افسروں کی ایک اعلیٰ اختیارات رکھنے والی جماعت مقبوضہ کشمیر جا کر تحریک آزادی کا مطالعہ کرے گی۔

## یورپ اور ایشیا کو ملانے والا پل

انقرہ ۲۲ جولائی۔ حکومت ترکیہ نے آبنائے باسفورس پر ایک معلق پل تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو یورپ کو ایشیا کے ساتھ ملا دے گا۔ یہ پل ایک میل لمبا ہوگا اور اس پر ایک کروڑ پونڈ لاگت آئے گی اور اس کی تعمیر تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوگی۔

## راولپنڈی میں انفلوئنزا کی صورت حال

راولپنڈی ۲۲ جولائی۔ انفلوئنزا کی وبا راولپنڈی میں بھی خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے اور اب تک تین ہزار سے زائد اشخاص اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ بلدیہ راولپنڈی نے چند روز قبل غرباء میں مفت دوائی تقسیم کرنے کی مہم شروع کی تھی۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر اسے بند کر دیا گیا اور عوام کو طبی امداد حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

## فصلوں کی حالت اچھی ہے

ملتان ۲۲ جولائی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ صوبہ میں کھڑی فصلوں کی حالت نارمل ہے۔ لاہور، ملتان، گجرات، گوجرانوالہ، راولپنڈی، اٹک، بنوں، کوہاٹ، لائلپور، ہزارہ اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں بارشوں کا اچھا اثر ہوا ہے۔ حسن ابدال میں پون انچ بارش ہوئی۔ منٹگمری، ملتان، لاہور، گجرات، جھنگ، لائلپور، شاہ پور، ہزارہ اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں خریف کی فصلوں کی بجائی جاری ہے۔

## نئے امریکی سفیر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۲ جولائی۔ پاکستان کے لئے امریکہ کے نئے سفیر مسٹر جیمس لینگلے اپنے افراد خاندان کے ہمراہ کل کراچی پہنچ گئے۔ مسٹر لینگلے ایک دو روز تک اپنے تقرر کے کاغذات صدر اسکندر مرزا کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

## مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کیلئے درخواست دعا

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ کے گردہ میں پتھر کے علاوہ دو تین سال قبل آپریشن کے زخم بھی خراب ہو گئے ہیں۔ بخار بھی رہتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف دو سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ بعض دیگر پریشانیاں بھی ان کی صحت پر برا اثر ڈال رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قمر الدین از ربوہ

کسا اچھا ۲۲ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان نے لاہور، راولپنڈی اور ملتان ڈویژنوں میں آلو اور شکر قند کے متعلق تحقیقات کے لئے ۲۵ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔

## جموں میں اقوام متحدہ کی عمارت کے قریب بم پھٹنے کی واردات

جموں ۲۱ جولائی۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے کمیشن نے جس عمارت میں اپنے دفاتر رکھے ہوئے ہیں اور قیام کیا ہوا ہے اس کے بالکل قریب آج بم پھٹنے کی ایک واردات ہوئی۔ جس میں بم لے جانے والا ایک گھڑ سوار اور اس کا گھوڑا ہلاک ہو گئے۔ یہ عمارت شہر سے ذرا باہر ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی پولیس کے حکام کا کہنا ہے کہ جو گھڑ سوار ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کے جسم کے جو حصے بچ گئے ہیں۔ ان کی چھان بین کر کے یہ اندازہ کیا جائے کہ یہ شخص کون تھا۔